ضلع میں نئے ٹھکانہ پالیسی ، بنجر بلند مقامات پر شجرکاری کے ساتھ ماحولیاتی بحالی کا منصوبہ

(نمائندہ خصوصی ہفتہ وار ہفتہ)

ضلع میں نئے ٹھکانہ پالیسی کے تحت بنجر بلند مقامات پر شجرکاری کے ساتھ ماحولیاتی بحالی کا جامع منصوبہ شروع کر دیا گیا ہے۔ منصوبے کے تحت ضلع کے 14 بنجر بلند مقامات پر مقامی اور غیر مقامی درختوں کی شجرکاری کی جائے گی۔ ابتدائی مرحلے میں 2 ہزار ہیکٹر رقبے پر پودے لگائے جائیں گے۔ منصوبے پر مجموعی طور پر 3 ارب روپے لاگت آئے گی۔

منصوبے کے تحت پہاڑی ڈھلوانوں پر کنٹور ٹرینچز بنائی جائیں گی تاکہ بارش کا پانی بہہ کر ضائع نہ ہو بلکہ زمین میں جذب ہو سکے۔ ہر پودے کے ساتھ پانی ذخیرہ کرنے کے چھوٹے گڑھے بھی بنائے جائیں گے تاکہ خشک موسم میں پودوں کو زندہ رکھا جا سکے۔ ماہرین کے مطابق اس طریقے سے پودوں کی بقا کی شرح 60 فیصد سے بڑھ کر 85 فیصد تک جا سکتی ہے۔

منصوبے کی نگرانی کے لیے ضلع کی سطح پر ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جس میں محکمہ جنگلات، محکمہ زراعت اور مقامی آبادی کے نمائندے شامل ہیں۔ کمیٹی ہر ماہ پیش رفت کا جائزہ لے گی اور رپورٹ براہِ راست ڈپٹی کمشنر کو پیش کرے گی۔ مقامی آبادی کو اس منصوبے میں اجرت پر کام دیا جائے گا تاکہ انہیں روزگار بھی میسر آئے اور وہ درختوں کی حفاظت میں بھی حصہ لیں۔

ڈپٹی کمشنر نے منصوبے کے آغاز پر کہا کہ ماضی میں لگائے گئے درخت اس لیے ضائع ہو گئے کہ ان کی دیکھ بھال نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس بار ہر پودے کا ریکارڈ رکھا جائے گا اور جو پودا لگایا جائے گا اس کی تصویر اور جگہ کا نقشہ محکمے کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا جائے گا تاکہ شہری خود دیکھ سکیں کہ ان کے علاقے میں کتنے درخت لگے اور کتنے زندہ ہیں۔

محکمہ جنگلات کے مطابق پہلے مرحلے میں زیتون، کہو اور شیشم کے پودے لگائے جائیں گے جو مقامی آب و ہوا کے لیے موزوں سمجھے جاتے ہیں۔ نرسری میں اس وقت 4 لاکھ پودے تیار ہیں جبکہ مزید 6 لاکھ پودے پرائیویٹ نرسریوں سے خریدے جائیں گے۔ ہر پودے کی قیمت 12 روپے رکھی گئی ہے جو مارکیٹ ریٹ سے کم ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ منصوبہ کامیاب رہا تو اگلے برس اسے ضلع کے باقی 9 بنجر علاقوں تک بڑھایا جائے گا۔ مقامی صحافیوں کو بھی دعوت دی گئی ہے کہ وہ ہر ماہ کسی ایک مقام کا دورہ کریں اور رپورٹ کریں۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ میڈیا کی رپورٹنگ ہی اس منصوبے کی اصل نگرانی ہوگی۔

(ہفتہ وار / ہفتہ وار) 12 جون 2025 ء کو شائع ہونے والی

سنیچر کی صبح ضلع کے مشرقی حصے میں ہونے والی بارش نے جہاں گرمی سے وقتی راحت دی وہاں کئی دیہات کو شدید مشکلات سے دوچار کر دیا۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق 48 گھنٹے میں 112 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی جو معمول سے تقریباً دگنی ہے۔ نتیجے میں نشیبی علاقوں میں پانی داخل ہو گیا اور سیکڑوں مویشی کھلے میدان میں بندھے رہ گئے۔

ضلع کونسل نارمہ کے نائب صدر چوہدری اسلم گوندل نے بتایا کہ ریسکیو ٹیمیں رات گئے تک کام کرتی رہیں۔ ان کے مطابق 3 کچے مکان مکمل طور پر گر گئے اور 27 مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارش کی نذر ہو گئیں۔ متاثرہ خاندانوں کو عارضی طور پر سرکاری سکول میں ٹھکانہ دیا گیا ہے جہاں کھانے اور ادویات کا بندوبست کیا گیا ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر کے ریسکیو اسٹیشن کے انچارج ریسکیو آفیسر محمد یونس کے مطابق ٹیموں نے 41 افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جن میں 9 بچے بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک موقع پر ایک ٹرالی پانی میں پھنس گئی تھی جسے رسے کی مدد سے نکالا گیا۔ ریسکیو ٹیموں کو مقامی نوجوانوں نے بھی بھرپور مدد فراہم کی جو کشتیوں کے بغیر ہاتھ سے پانی میں راستہ بناتے رہے۔

محکمۂ زراعت کے ابتدائی اندازے کے مطابق مکئی اور کپاس کی کھڑی فصل کے کم از کم 18 فیصد رقبے پر پانی کھڑا ہو گیا ہے جس سے پیداوار میں نمایاں کمی کا خدشہ ہے۔ کسان رہنما ملک فیاض اعوان نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ کاشتکاروں کو فی ایکڑ کم از کم 25 ہزار روپے معاوضہ دیا جائے اور بیج اور کھاد پر سبسڈی دی جائے تاکہ اگلی فصل بو سکنے کے قابل ہو سکے۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رحمان نے ہفتے کے روز متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور ریسکیو آپریشن کا جائزہ لیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ضلع کونسل کے ریسکیو فنڈ سے ہر متاثرہ خاندان کو فوری طور پر 5 ہزار روپے امداد دی جائے گی۔ ان کے مطابق نقصان کا تخمینہ لگانے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو 7 دن میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

محکمۂ آبپاشی کے ایک افسر نے بتایا کہ نالہ کنجاہ اور ڈرین نمبر 4 میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے صرف 6 انچ نیچے رہی۔ اگر بارش مزید 24 گھنٹے جاری رہتی تو حفاظتی پشتے کے کمزور حصے میں رخنہ پڑ سکتا تھا۔ اس لیے ٹیمیں رات بھر پشتے کی نگرانی کرتی رہیں اور ریت کی بوریاں رکھی گئیں۔ فی الحال پشتہ محفوظ ہے اور پانی کا بہاؤ کم ہو رہا ہے۔

محکمۂ موسمیات نے پیشگوئی کی ہے کہ اگلے 48 گھنٹے میں بارش کا سلسلہ وقتاً فوقتاً جاری رہ سکتا ہے اور شمالی علاقوں میں مزید 40 سے 60 ملی میٹر بارش متوقع ہے۔ اس لیے ریسکیو ٹیموں کو الرٹ رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ندی نالوں کے قریب نہ جائیں اور بچوں کو پانی سے دور رکھیں۔

ریسکیو ٹیموں کو درپیش مشکلات میں بجلی کی بندش اور موبائل فون کے سگنل کا کمزور ہونا بھی شامل ہے جس کی وجہ سے رابطے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ متاثرہ خاندانوں کے لواحقین کا کہنا ہے کہ امداد کی تقسیم میں شفافیت اور رفتار دونوں کو یقینی بنایا جائے تاکہ کسی کو یہ شکایت نہ ہو کہ اپنوں کو پہلے اور غیر متاثرہ کو بعد میں دیا گیا۔

ڈپٹی کمشنر نے یقین دہانی کرائی کہ امداد کی تقسیم میں سیاسی وابستگی کو نہیں دیکھا جائے گا اور صرف نقصان کی بنیاد پر فہرست مرتب کی جائے گی۔ ان کے مطابق ہر یونین کونسل میں ایک ریلیف کیمپ قائم کیا جائے گا جہاں متاثرین اپنے کوائف درج کرا سکیں گے۔ کیمپ کے انچارج کو ہر روز شام کو رپورٹ دینا ہوگی۔

ضلع کے دیہی علاقوں میں بجلی کی بندش کا دورانیہ اوسطاً 14 گھنٹے یومیہ رہا جس سے پانی کی فراہمی اور موبائل فون کے سگنل دونوں متاثر ہوئے۔ محکمۂ بجلی کے ایک افسر کے مطابق فیڈر پر لگے ٹرانسفارمر میں خرابی پیدا ہوئی ہے جسے ہفتے کی صبح مرمت کر لیا گیا ہے۔ اس کے بعد بتدریج بجلی بحال کی جا رہی ہے۔

ضلع ہیڈ کوارٹر کے قریب واقع تحصیل کوٹ سلیمان میں صورتحال قدرے بہتر رہی۔ وہاں ریسکیو ٹیموں نے 12 افراد کو محفوظ مقام پر منتقل کیا اور کوئی جانی نقصان رپورٹ نہیں ہوا۔ مقامی لوگوں کے مطابق ماضی میں اس علاقے میں اتنی بارش کے بعد پانی کئی دن کھڑا رہتا تھا لیکن اس بار نکاسی کا نظام کچھ بہتر کام کر رہا ہے۔

ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا کہ ضلع کونسل کے ریسکیو فنڈ سے ہر متاثرہ خاندان کو فوری طور پر 5 ہزار روپے امداد دی جائے گی۔ ان کے مطابق نقصان کا تخمینہ لگانے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو 7 دن میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی میں محکمہ زراعت، محکمہ آبپاشی اور ریسکیو 1122 کے نمائندے شامل ہیں۔

محکمۂ زراعت کے ابتدائی اندازے کے مطابق مکئی اور کپاس کی کھڑی فصل کے کم از کم 18 فیصد رقبے پر پانی کھڑا ہو گیا ہے جس سے پیداوار میں نمایاں کمی کا خدشہ ہے۔ کسان رہنما ملک فیاض اعوان نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ کاشتکاروں کو فی ایکڑ کم از کم 25 ہزار روپے معاوضہ دیا جائے اور بیج اور کھاد پر سبسڈی دی جائے تاکہ اگلی فصل بو سکنے کے قابل ہو سکے۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رحمان نے ہفتے کے روز متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور ریسکیو آپریشن کا جائزہ لیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ضلع کونسل کے ریسکیو فنڈ سے ہر متاثرہ خاندان کو فوری طور پر 5 ہزار روپے امداد دی جائے گی۔ ان کے مطابق نقصان کا تخمینہ لگانے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو 7 دن میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی میں محکمہ زراعت، محکمہ آبپاشی اور ریسکیو 1122 کے نمائندے شامل ہیں۔

محکمۂ آبپاشی کے ایک افسر نے بتایا کہ نالہ کنجاہ اور ڈرین نمبر 4 میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے صرف 6 انچ نیچے رہی۔ اگر بارش مزید 24 گھنٹے جاری رہتی تو حفاظتی پشتے کے کمزور حصے میں رخنہ پڑ سکتا تھا۔ اس لیے ٹیمیں رات بھر پشتے کی نگرانی کرتی رہیں اور ریت کی بوریاں رکھی گئیں۔ فی الحال پشتہ محفوظ ہے اور پانی کا بہاؤ کم ہو رہا ہے۔

محکمۂ موسمیات نے پیشگوئی کی ہے کہ اگلے 48 گھنٹے میں بارش کا سلسلہ وقتاً فوقتاً جاری رہ سکتا ہے اور شمالی علاقوں میں مزید 40 سے 60 ملی میٹر بارش متوقع ہے۔ اس لیے ریسکیو ٹیموں کو الرٹ رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ندی نالوں کے قریب نہ جائیں اور بچوں کو پانی سے دور رکھیں۔

ریسکیو ٹیموں کو درپیش مشکلات میں بجلی کی بندش اور موبائل فون کے سگنل کا کمزور ہونا بھی شامل ہے جس کی وجہ سے رابطے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ متاثرہ خاندانوں کے لواحقین کا کہنا ہے کہ امداد کی تقسیم میں شفافیت اور رفتار دونوں کو یقینی بنایا جائے تاکہ کسی کو یہ شکایت نہ ہو کہ اپنوں کو پہلے اور غیر متاثرہ کو بعد میں دیا گیا۔

ڈپٹی کمشنر نے یقین دہانی کرائی کہ امداد کی تقسیم میں سیاسی وابستگی کو نہیں دیکھا جائے گا اور صرف نقصان کی بنیاد پر فہرست مرتب کی جائے گی۔ ان کے مطابق ہر یونین کونسل میں ایک ریلیف کیمپ قائم کیا جائے گا جہاں متاثرین اپنے کوائف درج کرا سکیں گے۔ کیمپ کے انچارج کو ہر روز شام کو رپورٹ دینا ہوگی۔

ضلع کے دیہی علاقوں میں بجلی کی بندش کا دورانیہ اوسطاً 14 گھنٹے یومیہ رہا جس سے پانی کی فراہمی اور موبائل فون کے سگنل دونوں متاثر ہوئے۔ محکمۂ بجلی کے ایک افسر کے مطابق فیڈر پر لگے ٹرانسفارمر میں خرابی پیدا ہوئی ہے جسے ہفتے کی صبح مرمت کر لیا گیا ہے۔ اس کے بعد بتدریج بجلی بحال کی جا رہی ہے۔

ضلع ہیڈ کوارٹر کے قریب واقع تحصیل کوٹ سلیمان میں صورتحال قدرے بہتر رہی۔ وہاں ریسکیو ٹیموں نے 12 افراد کو محفوظ مقام پر منتقل کیا اور کوئی جانی نقصان رپورٹ نہیں ہوا۔ مقامی لوگوں کے مطابق ماضی میں اس علاقے میں اتنی بارش کے بعد پانی کئی دن کھڑا رہتا تھا لیکن اس بار نکاسی کا نظام کچھ بہتر کام کر رہا ہے۔

ڈپٹی کمشنر